بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۷ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۷ نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۶۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۶ ½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تاحال درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں — حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار نزلہ اور گلے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار اور نزلہ کی شکایت ہے دعائے صحت کی جائے۔ — مکرم مولوی عبدالمنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی لڑکی ریحانہ تاحال بخار اور گلے میں چھالوں کی وجہ سے بیمار ہے دعا کی جائے — آج ½ ۱۰ سے ڈیڑھ بجے تک مسجد اقصےٰ میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے منعقد ہوا جس میں خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب حضرت مفتی محمد صادق صاحب جناب شیخ عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سردار ہربنس سنگھ صاحب چودھری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۶۳ء

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

(۳)

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اسلام کا غلبہ

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ میرے ذریعہ اسلام کو جو غلبہ حاصل ہو گا وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵) اس سے مراد آیا جسمانی غلبہ ہے یا روحانی؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس غلبہ سے جسمانی غلبہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہونگے۔ رفتہ رفتہ وہ ایسے ہی ذلیل اور بے حیثیت ہو جائیں گے۔ جیسے چوڑھے چمار ہوتے ہیں۔ اور اس سے روحانی غلبہ بھی مراد ہے۔ اور پھر ممکن ہے تنزل سے مراد بھی صرف روحانی تنزل ہی نہ ہو۔ بلکہ ظاہری تنزل بھی ہو۔ درحقیقت انبیاء کی پیشگوئیاں اپنے وقت پر ہی کھلتی ہیں۔ وقت سے پہلے ان کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اگر ایک طرف یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ یہ [illegible] قیامت تک رہے گا۔ تو دوسری طرف آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ ایک زمانہ گزرنے کے بعد پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کریگا اور بعض بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے اور جاہلیت غلبہ کرے گی۔ اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی۔ اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۳)

پس اس قسم کی پیشگوئیوں سے مراد جن میں غلبہ کی خبر ہوتی ہے۔ ایک دور ہی ہوتا ہے۔ اس دور کے گزرنے کے بعد پھر ضلالت دنیا پر پھیل جاتی ہے۔ حضرت مسیح ناصریؑ نے بھی فرمایا تھا۔ کہ

"جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شعشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو۔"

(متی ۵ باب ۱۸) مگر آسمان اور زمین ٹلنے سے مراد قیامت نہیں تھی۔ بلکہ موسوی دور کا اختتام مراد تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ ایسا غلبہ قیامت تک رہے گا۔ اس سے مراد بھی موجودہ دور کا آخر ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کیوں فرماتے۔ کہ ایک زمانہ پھر ایسا آئے گا جب عیسائیت دنیا پر غالب آجائے گی۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں عیسائیت سے مراد احمدیت میں پیدا ہونے والی خرابیاں ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ موجودہ عیسائیت پھر دنیا پر غالب آجائے گی۔ اس مسیح کا جہاں تک تعلق ہے وہ مر گیا۔ اور اب دوبارہ اس کی قوم کو عروج حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ الفاظ ایسے ہیں۔ جن سے عیسائیت کی طرف خیال جاتا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے اس زمانہ میں جب لوگوں کو ان کی گمراہی کی طرف توجہ دلائی جائے گی۔ اور کہا جائیگا۔ کہ اس کی پہلے سے خبر موجود تھی۔ تو وہ یہی کہیں گے کہ اس سے مراد ہم کہاں ہیں۔ یہاں تو عیسائیت کی خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم تو ان غلطیوں سے پاک ہیں۔ پس میرے نزدیک اس جگہ عیسائیت کی خرابیوں سے مراد احمدیوں کے آخری دور کی خرابیاں ہیں۔ کیونکہ ہر جماعت کے لئے آخر ایک تنزل کا وقت بھی ہے۔ یہ تنزل کسی زمانہ میں جماعت احمدیہ پر بھی آئے گا۔ اور وہ غالباً ان لفظوں سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔ جیسے غیر المغضوب علیہم کے الفاظ میں مسلمانوں کی خرابیوں کی خبر دی گئی تھی۔ مگر جب اس آیت کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو وہ اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم اس سے مراد نہیں۔ اس سے مراد تو یہود ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ اس وقت پھر شرک اور بت پرستی پھیل جائے گی۔ ہم نہیں جانتے اس وقت کیا کیا تغیرات پیدا ہو جائینگے جیسے حضرت مسیح ناصری کے قریب زمانہ میں لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ کہ کسی وقت عیسائیوں میں اس قدر شرک پھیل جائیگا۔ کہ وہ عیسیٰ کو خدا ماننے لگ جائیں گے۔ اسی طرح آج ہم ان خرابیوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ جو آئندہ زمانہ میں پیدا ہونے والی ہیں۔ لیکن بہرحال میرے نزدیک اس میں احمدیوں کی خرابیوں کا ذکر ہے۔ عیسائیوں کی خرابیاں مراد نہیں ہیں۔

قہری شبیہہ میں مسیحؑ کا نزول

عرض کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو تحریر فرمایا ہے۔ اس وقت مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔ تب ایک قہری شبیہہ میں اس کا نزول ہو گا۔ اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی (تذکرہ صفحہ ۲۱۳) گویا یہ قیامت کے قریب ہو گا۔ پس اس صورت میں تو احمدیت کا غلبہ قیامت تک ہی رہا۔

حضور نے فرمایا۔

قرب قیامت سے مراد وہی قیامت ہے۔ جس کی ہر نبی خبر دیتا چلا آیا ہے۔ نبی دُنیا کی صف لپیٹتے ہی رہے ہیں۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک اور سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور اُسی کا نام قیامت ہو جاتا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

دنیا کے ہفتم ہزار سے مراد

عرض کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ؎

عمر دنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

حضور نے فرمایا یہ سب مختلف دَور ہوتے ہیں وہ قیامت جس کے آنے پر تمام دنیا تباہ ہوجائیگی اُس کا سوائے خدا کے اور کسی کو علم نہیں بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

عمر دنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

مگر اوّل تو دنیا کا لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پھر ہفتم ہزار سے بھی یہ مراد ہوسکتا ہے۔ کہ اس دنیا کا ایک دَور سات ہزار سال کا ہے ہفتم ہزار کے آخر پر یہ دَور ختم ہوجائے گا اور پھر ایک نیا دَور شروع ہوجائے گا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اب تک کتنے دَور ایسے آئے اور کتنے دَور اور آئیں گے۔ وما یعلم جنود ربك الا ھو۔

نئے چاند تو آتے رہیں گے۔ مگر نئے سورج کی ضرورت نہیں

عرض کیا گیا کہ چاند کے تنزل کے بعد پھر چاند ہی ترقی کرنا شروع کرتا ہے۔ کیونکہ سورج موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس حوالہ میں ایک جلالی مسیح کے ظہور کی خبر دی گئی ہے۔ اور جلال نئی شریعت کا متقاضی ہوا کرتا ہے۔ تو کیا اس کے یہ معنے ہوں گے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جب تک سورج قائم ہے دوبارہ چاند تو نکلتے رہیں گے مگر سورج نہیں بدلیگا۔ یہی حال اس امت کا ہے۔ کہ تاریکی کے زمانوں میں چاند تو آتے رہیں گے مگر نئے سورج کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اسی لئے مَیں نے کہا تھا کہ سورج اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے۔ صرف زمین چکر کھا کر اُس کے سامنے سے ہٹ جاتی ہے۔ اور مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت موسےٰ علیہ السّلام کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ بیشک ایک نیا سورج نکلا مگر اب اللہ تعالےٰ کا یہی فیصلہ ہے کہ اسی سورج کو ہمیشہ قائم رکھے۔ چاند بیشک چھوٹا بڑا ہوسکتا ہے۔ مگر سورج وہی رہیگا۔ باقی رہا آئندہ آنے والے مسیح کا جلالی ظہور سو اس سے مراد کوئی نئی شریعت نہیں بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالےٰ اُسے کوئی خاص طاقت عطا فرمائیگا۔ بہرحال اصل جلال وہی ہے جس کے ساتھ شریعت ہو۔ اسی لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں یہ آتا تھا کہ آنیوالا نبی آتشی شریعت اپنے پاس رکھتا ہوگا۔ پس اصل جلال آتشی شریعت رکھنے کا ہی نام ہے۔ لیکن جلال بھی کوئی بڑا ہوتا ہے۔ اور کوئی چھوٹا ہوتا ہے۔ ممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسے لڑائی کا موقع دے دے اور اس کے ذریعہ دشمنوں پر تباہی و بربادی آجائے۔ یہ بھی جلالی ظہور ہی کہلائے گا۔ گذشتہ زمانوں میں بھی بعض مجدد ایسے گذرے ہیں۔ جو اپنے اندر جلالی رنگ رکھتے تھے۔ جیسے حضرت عبد اللہ بن زبیر تھے کہ وہ بھی اپنے ساتھ جلال کا پہلو لئے ہوئے تھے۔ مگر یہ کوئی الگ چیز نہیں بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلال کے تابع چیز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر کی خلافت

عرض کیا گیا کہ کیا حضرت عبد اللہ بن زبیر کی خلافت۔ خلافت راشدہ میں شامل ہے۔

فرمایا۔ وہ تو پہلی صدی کے مجدد تھے۔ جہاں تک کسی مجدد کے خلیفہ ہونے کا سوال ہے وہ خلیفہ بھی کہلا سکتے ہیں۔ لیکن خلفاء راشدین میں ان کی خلافت شامل نہیں۔ وہ پہلی صدی کے مجدد تھے اور مہدی کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعض پیشگوئیاں ان پر پوری ہوئیں اور انہوں نے خانۂ کعبہ میں کھڑے ہوکر اس کا اعلان کیا مجدد کا ظہور بھی کوئی چھوٹا ہوتا ہے۔ اور کوئی بڑا ہوتا ہے۔ سارے مجدد ایک جیسے نہیں ہوتے کوئی مجدد ایک چھوٹی سی بات کی اصلاح کے لئے بھی آجاتا ہے۔ میرے نزدیک تو مجدد کی مثال ایک نمبردار کی سی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ شمس کس لحاظ سے ہیں

عرض کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف قمر ہی نہیں اللہ تعالےٰ نے شمس بھی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا یا قمر، یا شمس انت منی وانا منك (تذکرہ ص ۵۳۲) اِس الہام میں آپ کو شمس کس لحاظ سے کہا گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اس الہام کا اَور مفہوم ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کی نسبت سے آپ کو سورج اور چاند کہا گیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ اپنے نبی کی شان ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح نبی دنیا میں خدا تعالےٰ کی شان ظاہر کیا کرتا ہے۔ پس ایک لحاظ سے نبی قمر ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ شمس اور دوسرے لحاظ سے خدا تعالےٰ قمر ہوتا ہے۔ اور نبی شمس۔ نبی شمس ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے کہ اللہ تعالےٰ کا جلال اور اس کا نور اُس کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور نبی قمر ہوتا ہے اس لحاظ سے کہ جس طرح چاند اپنا نُور سورج سے حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح نبی اپنے تمام انوار خدا تعالےٰ سے حاصل کرتا ہے۔ پس ایک لحاظ سے نبی شمس قرار دیا جاتا ہے۔ اور دوسرے لحاظ سے قمر قرار پاتا ہے۔ دنیا میں تمام شرک اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء اور اُن کے معجزات کا ظہور دیکھتے ہیں تو وہ بجائے اللہ تعالےٰ کی طرف نگاہ اٹھانے اور اُس سے تعلق پیدا کرنے کے انہی کو خدا قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ پس یا قمر یا شمس انت منی وانا منك میں بتا دیا کہ نبی اور مامور دو نسبتیں رکھتا ہے۔ ایک لحاظ سے ہم اس کو شمس کہہ سکتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کو قمر۔ اور دوسرے لحاظ سے ہم خدا تعالےٰ کو شمس اور نبی کو قمر کہہ سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے کہ تمام برکات خدا تعالےٰ کی طرف سے آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ شمس ہوتا ہے۔ اور نبی اس کے مقابل میں قمر کی حیثیت رکھتا ہے اور اس لحاظ سے کہ ہر نبی کے توسط سے خدا تعالےٰ کا جلال دنیا پر ظاہر ہوتا ہے۔ پہلے خدا تعالےٰ دنیا کی نگاہ سے پوشیدہ اور مخفی ہوتا ہے۔ مگر نبی اس کے نام کو روشن کرتا اور اُسکی چمک سے دنیا کو آگاہ کرتا ہے۔ وہ شمس ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ قمر۔ پس یہاں جلال اور جمال کے اَور معنے ہیں۔ یہاں جلال و جمال خدا تعالےٰ کی طاقتوں کے اظہار کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

حضرت آدم اور رسول کریمؐ کی پیدائش کے دن

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کے روز پیدا ہوئے تھے اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیر کے دن اس میں کیا حکمت ہے۔

حضور نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اُنکو جمعہ کے دن پیدا کرنے سے اللہ تعالےٰ کا اس امر کی طرف اشارہ تھا۔ کہ دنیا کے سات دَور ہیں اور ایک ایک دَور ہزار سال کا ہے۔ لیکن اکثر چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو اتفاقی ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیشک سوموار کے دن پیدا ہوئے لیکن یہ ایک اتفاقی امر تھا۔ اگر آپ سوموار کو پیدا نہ ہوتے تو کسی اور دن ہوجاتے۔ بہرحال آپنے کسی دن تو پیدا ہونا ہی تھا۔ خواہ سوموار کو ہوجاتے یا کسی اور دن۔ خصوصیت وہ ہوتی ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ کرے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق بائبل میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جمعہ کے روز اسلئے ہوئی کہ اللہ تعالےٰ بتانا چاہتا تھا۔ کہ اس عالم کی جسمانی تکمیل سات دوروں میں ہوتی ہے۔ اسیطرح سات دَوروں میں روحانی تکمیل ہوتی ہے۔ گویا جسمانی اور روحانی دونوں ملکر چودہ دَور بنجاتے ہیں۔ پس جس امر کی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ کردیا اسے تو ہم مانتے ہیں۔ مگر جس امر کی طرف اشارہ نہیں کیا اُسکے متعلق ہم خود بخود قیاس سے کیوں کام لیں۔ انسان بعض دفعہ دوسرے کو ہاتھ کے اشارے سے بلاتا ہے۔ ایسی صورتمیں دوسرے کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اُسکے پاس جائے لیکن بعض دفعہ غیرارادی طور پر ہاتھ کی کوئی حرکت ہوجاتی ہے۔ اُسوقت کسی کو بلانا مدنظر نہیں ہوتا کیونکہ وہ حرکت اتفاقی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک مولوی یار محمد صاحب ہوا کرتے تھے۔ اُنکے دماغ میں کچھ نقص تھا اور وہ اپنے جنون میں اپنے آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی بیوی قرار دیا کرتے تھے مجلس میں بعض دفعہ باتیں کرتے کرتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یونہی ہاتھ کو حرکت دیتے تو وہ اُچھل کر آگے آجاتے اور بعد میں لوگوں سے کہتے تھے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلایا تھا حالانکہ وہ ہاتھ کی ایک اتفاقی حرکت ہوا کرتی تھی۔ اسی طرح ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم ہر بات کو کسی خاص حکمت کا نتیجہ قرار دیں۔ جیسا موقع ہوگیا۔ ویسا ہی نتیجہ نکالیں گے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے اشارے اُسکی حکمت کو ظاہر کر رہے ہونگے تو ہم سمجھیں گے کہ وہ کسی حکمت کے ماتحت ہوا ورنہ ہزاروں کام ایسے ہوتے ہیں۔ جو اتفاقی طور پر ہوجاتے ہیں۔

درخواست دعاء

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خان مدت سے بیمار ہے۔ اور اب کچھ عرصہ سے سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ جہاں کرنیل بھروچہ نے اس کا ران کے جوڑ کے پاس دوبارہ اپریشن کیا ہے چونکہ بیماری خطرناک سمجھی گئی ہے۔ اور بہت لمبی ہوگئی ہے۔ اس لئے بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ عزیز حمید اللہ خان کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرماویں۔ بیگم چودھری محمد ظفر اللہ خان ماڈل ٹاؤن لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں

عرض کیا گیا کہ قرآن کریم میں حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق آتا ہے فالتقمہ الحوت وھو ملیم فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون (ص ع ۵) اس میں لبث فی بطنہ الی یوم یبعثون کے جو الفاظ آتے ہیں۔ ان کا کیا مفہوم ہے؟

حضور نے فرمایا یہی مطلب ہے۔ کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں رہتے یعنی مر جاتے۔ جو چیز مچھلی کے پیٹ میں چلی جائے گی۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ وہ کھائی جائے گی۔ یہ تو نہیں۔ کہ وہ زندہ رہے گی۔ ہاں الی یوم یبعثون کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ اپنی اصلی شکل میں اس کے پیٹ میں قیامت تک رہتو بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اس کے جسم کا جزو بن جاتے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے انسان بکری کا گوشت کھاتا ہے۔ تو وہ اس کے پیٹ میں چلا جاتا۔ اور قیامت تک ہی رہتا ہے۔ مگر بوٹیوں کی شکل میں نہیں بلکہ جیسی شکل جسم کی بدلتی جاتی ہے۔ ویسا ہی رنگ وہ غذا اختیار کر لیتی ہے۔ پس اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ وہ وہاں فنا ہو جاتے

مؤرخ نیکولس اور حضرت مسیح

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ روسی مؤرخ نیکولس نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان آئے۔ اور ملتان اور بلوچستان کے راستہ سے آپ جوہو پہونچے۔ پھر تبت اور کشمیر سے ہوتے ہوئے افغانستان اور ایران کے راستہ واپس چلے گئے۔ کیا اس روسی مؤرخ کا یہ بیان قابلِ تسلیم ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا۔

اس کے دلائل صرف اتنا ثابت کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے۔ عیسائی ہونے کی وجہ سے وہ سمجھا ہی۔ کہ آپ دعوے سے پہلے آئے۔ کیونکہ بعد کے متعلق تو ان کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ آسمان پر چلے گئے ہیں یا تو عیسائیوں سے مرعوب ہو کر اس نے حضرت مسیح کے اس سفر کو واقعہ صلیب سے پہلے کا قرار دیا ہے کیونکہ یہ کہنا کہ حضرت مسیح صلیب کے بعد آسمان پر نہیں گئے بلکہ کشمیر کی طرف آ گئے۔ عیسائی دنیا اسے آپ کے حق میں گالی سے کم نہیں سمجھتی۔ اور یا پھر وہ عیسائیت کے خیالات سے خود ہی متاثر تھا۔ اور اس نے اپنے طور پر ہی یہ نتیجہ نکال لیا۔ کہ یہ سفر پہلے کا ہے بعد کا نہیں۔ بہر حال اس کی اس شہادت سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے۔ اور کشمیر کی طرف گئے۔ اس کا یہ کہنا۔ کہ وہ واقعہ صلیب سے پہلے آئے۔ یہ اس کا اپنا خیال ہے۔ جو اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ عیسائی یہ سمجھتے تھے۔ کہ آپ واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ اس لئے اگر اس نے ان کے خلاف لکھا۔ تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔ اور اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا اپنا عقیدہ بھی یہی ہو بہر حال تائیدی شواہد کے طور پر اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

حضرت مسیح مدراس میں

سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ مدراس میں جو عیسائی فرقے ہیں۔ ان کی پرانی روایات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت مسیح وہاں بھی آئے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گورداسپور کے علاقہ میں بھی اللہ تعالےٰ ان کو لایا تھا۔ تاکہ جس علاقہ میں مسیح موعود نے آنا تھا۔ اسی میں ان کو بھی ایک دفعہ لے آئے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح پہلے گورداسپور کے ایک علاقہ میں آئے۔ یہاں سے پالم پور گئے۔ پالم پور سے لاہول کی طرف چلے گئے۔ اور پھر وہاں سے کسی اور طرف کو نکل گئے۔ ممکن ہے آپ لاہول سے ہی تبت اور پھر تبت سے کشمیر کی طرف چلے گئے ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ انہیں پیشگوئی کے ذریعہ یہ بتایا گیا تھا۔ کہ انہیں ٹھہرنے کے لئے ایک ایسا علاقہ ملیگا۔ جو شام کے مشابہ ہوگا۔ اس غرض سے انہیں مختلف جگہوں میں چکر لگانا پڑا۔ پالم پور سب تنگ پہاڑی علاقہ ہے۔ مگر وہاں کا پانی ٹھنڈا نہیں۔ بلکہ گرم ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں ان کی تسلی نہیں ہوئی اس کے بعد وہ لاہول گئے۔ وہاں سے تبت چلے گئے۔ اور تبت سے کشمیر کو روانہ ہو گئے۔ کشمیر چونکہ شام جیسا ملک تھا۔ اس لئے انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ جس مقام پر اللہ تعالےٰ ان کو لانا چاہتا تھا۔ وہ یہی ہے۔ اس لئے وہ اسی جگہ ٹھہر گئے۔ اس طرح خدا نے ان کو ایک چکر دے کر وہ مقام بھی دکھا دیا۔ جہاں مسیح ثانی نے آنا تھا۔ بلکہ ممکن ہے خدا تعالےٰ نے انہیں اس علاقہ میں پھرتے وقت کشفی طور پر یہ بتا بھی دیا ہو۔ کہ اسی علاقہ میں دوسرا مسیح آئے گا۔ روایات میں جن شہروں کا ذکر آتا ہے۔ وہ پرانے جغرافیے میں چونکہ گورداسپور کے پاس ہی تھے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اس علاقہ میں ضرور لایا ہے۔

تھوما کی ہسٹری

مدراس کی روایتوں میں یہ ذکر تھوما کی ہسٹری میں آتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں۔ کہ حضرت مسیحؑ بھی ادھر آئے۔ کیونکہ ان کا ادھر آنا حضرت مسیحؑ کے لئے ہی تھا۔ چنانچہ جہاں جہاں ان کو پتہ لگا۔ کہ وہاں مسیح گئے ہیں۔ اس جگہ وہ بھی گئے۔ اس سے میں یہ استدلال کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیحؑ اس علاقہ میں آئے تھے۔

نصیبین میں تبلیغی وفد

حضور کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیبین میں ایک تبلیغی وفد بھجوانے کا ارادہ فرمایا تھا۔ حضور کے اس ارادہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا میرا بھی ارادہ ہے۔ کہ جنگ ختم ہو جائے۔ تو نصیبین میں تبلیغی وفد بھجوا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارادہ کو پورا کیا جائے:

مری کی قبر

ایک دوست نے عرض کیا کہ مری میں ایک قبر ہے۔ جسے مائی مری کی قبر کہا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔ کیونکہ جب حضرت مسیحؑ کشمیر آئے تھے۔ تو آپ کی والدہ بھی آپ کے ساتھ ہی تھیں۔

حضور نے فرمایا:۔

محض اس نام سے یہ کس طرح ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ یہ قبر حضرت مریم صدیقہ کی ہی ہے۔ ہمارے ملک میں عورتوں کا اکثر نام مریاں ہوتا ہے یا نہیں۔ جب ہوتا ہے۔ تو ہم یہ کیوں خیال نہیں کر سکتے۔ کہ اس سے کوئی اور مریم مراد ہے۔ حضرت مسیحؑ کی والدہ مراد نہیں۔ اگر ایسے ہی قیاسی امور پر تاریخی شواہد کی بنیاد رکھی جائے۔ تو پھر تو تمسخر بن جائے گا۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی شخص یہ دیکھ کر کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص عیسو بھی ہوا ہے۔ کہدے کہ یہ درحقیقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ یا لولوء والمرجان سے یہ استنباط کرنا شروع کر دے۔ کہ قرآن کریم میں مرچوں کا بھی ذکر آتا ہے۔ کیونکہ مرجان اور مرچاں ایک ہی چیز ہیں۔ اگر ہم اس طرح قیاس کرنے لگیں۔ تو پھر تو بالکل تمسخر بن جاتا ہے۔ ہاں ٹیکسلا میں بعض ایسے ثبوت ملے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کے حواری تھوما وہاں گئے ہیں۔ اور پرانی روایتوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت مریم ان کے ہمراہ تھیں۔ بعض کا خیال ہے۔ کہ وہ تھوما کے ساتھ حضرت مسیح سے ملنے کے لئے آئی تھیں۔ بہر حال کسی چیز کو ثابت کرنے کے لئے تاریخی تائید کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ محض نام کی مشابہت دیکھ کر ہم کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ مثلاً کشمیر میں حضرت مسیحؑ کی قبر ہے۔ اب اگر یوں کہا جاتا۔ کہ چونکہ اس قبر کو یوز آسف کی قبر کہا جاتا ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے۔ تو یہ بات قابل تسلیم نہ ہوتی۔ مگر چونکہ اور کئی تاریخی شہادتوں سے یہ امر پختہ ہو گیا۔ اس لئے تسلیم کر لیا گیا۔ کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے۔ اسی طرح جب تک اس بارہ میں تاریخی شواہد نہ ہوں۔ جو اس بات کو ثابت کر دیں۔ کہ وہ حضرت مریم صدیقہ کی ہی قبر ہے۔ اس وقت تک محض مائی مری کی قبر سنکر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ حضرت مریم صدیقہ کی ہی قبر ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

فرمایا خدا تعالےٰ کی قدرت ہے کہ سندھ میں جہاں ہماری زمینیں ہیں۔ وہاں ایک گاؤں ہے۔ جسے دیرہ صابو کہا جاتا ہے۔ یعنی صحابہؓ کا گاؤں اور وہاں ایک قبر بھی ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کی قبر ہے۔ ساتھ ہی تاریخی طور پر یہ بھی ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ سندھ میں آئے مگر پھر بھی ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ ضرور کسی صحابی کی ہی قبر ہے۔ ذوقی طور پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ کسی صحابی کی قبر معلوم ہوتی ہے۔ مگر باوجود ان وجوہ کے ہم اس کے متعلق قسمی اور یقینی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے۔

عجیب مشابہتیں

فرمایا خدا تعالےٰ کا بھی عجیب قانون ہے کہ جب وہ کسی قوم کو دوبارہ زندگی اور عروج بخشتا ہے۔ تو اُن دونوں میں کسی نہ کسی رنگ میں کوئی مشابہت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ ہندوستان میں اللہ تعالےٰ نے ایک زمانہ میں دنیوی طور پر مغلوں کو بڑی طاقت دی اور انہوں نے ہندوستان پر ایک لمبا عرصہ حکومت کی۔ اب اللہ تعالےٰ نے مغلوں کے ذریعہ ہی ایک روحانی حکومت کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ مغلوں کی بادشاہت درحقیقت قائم ہوئی ہے اکبر کے ذریعہ۔ اور اکبر کی تاجپوشی اسی گورداسپور کے ضلع میں کلانور کے مقام پر ہوئی۔ دوسری طرف اس کی پیدائش کا مقام عمرکوٹ ہے۔ اور عمرکوٹ سندھ میں وہ جگہ ہے جہاں ہمارے گاؤں ناصر آباد اور محمود آباد ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ نے ان دونوں مقامات سے ہمارا جوڑ پیدا کر دیا۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی ضرور کوئی نہ کوئی حکمت معلوم ہوتی ہے۔ کہ اُس نے اپنا روحانی سلسلہ مغلوں سے شروع کرتے ہوئے ان دونوں مقامات کو ملحوظ رکھ لیا مگر بہر حال یہ ایک ذوقی بات ہے۔ یہ تو نہیں کہ ہم اسے پیشگوئی کے رنگ میں شائع کرنا شروع کر دیں۔ کئی زاویوں اور کئی پہلوؤں سے دیکھنے کے بعد کوئی چیز علمی بنتی ہے۔ یونہی نہیں بن جاتی۔

ہم نیکی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے (حضرت مسیح موعودؑ)

مولوی محمد علی صاحب بقول خود کیسے خیالات کا مجسمہ ہیں

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۴ء میں جو پیغام صلح ۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں زیر عنوان "خلیفہ صاحب کی خطرناک تعلیاں اور حضرت نبی کریم صلعم کی توہین" شائع ہوا ہے اس قدر صریح بد دیانتی سے کام لیا ہے۔ کہ ہر شخص جس میں ذرہ بھر بھی انسانیت اور شرافت ہو وہ ان کی اس دھوکا دہی کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا جیسا کہ مولوی صاحب کے اپنے بیان کردہ خطبہ سے ہی صریح طور پر ثابت ہے۔ مولوی صاحب نے پہلے حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء میں سے مندرجہ ذیل اقتباس درج کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین کے ایک خطبہ کا اقتباس

"جو کچھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے آپ کی مجلس میں بیٹھ کر سیکھا خدا تعالےٰ نے ان تمام باتوں کو ہم پر کھول دیا ہے۔ اس کی حقیقت اُس نے ہمیں سمجھا دی ہے۔ اور ان امور پر عمل کر کے یقیناً ہمیں صحابہ کا مقام حاصل ہو سکتا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر ہم بعض صحابہ سے بھی بڑا درجہ حاصل کرنا چاہیں تو حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہم اپنے درجہ میں ترقی کر کے وہ مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز بن جائیں بلکہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کر سکتا ہے تو میں کہا کرتا ہوں کہ خدا نے اس مقام کا دروازہ بھی بند نہیں کیا۔

(الفضل ۱۶ جون ۱۹۴۴ء)

مولوی محمد علی صاحب کی تنقید

مندرجہ بالا اقتباس درج کرنے کے بعد جناب مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ "ان لفظوں کو پڑھو پھر پڑھو۔ پھر پڑھو۔ خدا کے خوف سے کام لیتے ہوئے پڑھو اور سوچو کہ کیا یہ جبر و قدر کی بحث ہے۔ یہ اس بات کی بحث ہے۔ کہ میاں صاحب کی باتوں پر عمل کر کے ان کے مرید کیا کیا بن سکتے ہیں۔"

نیز فرمایا "ان الفاظ کے بولنے والے نے تمہید یہ اٹھائی ہے۔ کہ میرے ہاتھ میں ایسے ایسے گُر ہیں کہ میرے مرید میری باتوں پر اگر عمل کریں تو صحابہ کا مقام حاصل کر سکتے ہیں مگر پھر اس پر ترقی کی اور کہا صحابہ کا مقام کیا بعض صحابہ سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ یہ تعلّی کسی متوازن دماغ میں جو مسلمان کہلاتا ہو پیدا نہیں ہو سکتی۔ مگر اس سے بھی ایک قدم اور آگے اٹھایا اور ارشاد ہوا۔ کہ میری باتوں پر عمل کر کے تم لوگ محمد رسول اللہ صلعم کے بروز بن سکتے ہو۔ . . . .

میں کہتا ہوں کہ یہ دعوےٰ کہ میرے مرید میری باتوں پر عمل کر کے اور میری مجلس میں بیٹھ کر صحابہ کے برابر یا صحابہ سے بلند تر مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ اس میں محمد رسول اللہ صلعم کی ہتک ہے۔ جس کے دل میں رسول اللہ صلعم کی عزت تھی اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ بعض وہ فضیلتیں جو صحابہ کو حاصل تھیں وہ ہمیں اب تا قیامت نہیں مل سکتیں۔"

صریح دھوکہ دہی

اس سے پیشتر کہ میں اس پر کچھ لکھوں۔ سب سے پہلے ان غیر مبائع اصحاب سے جو مولوی محمد علی صاحب کو "حضرت امیر ایدہ اللہ" کا خطاب دیتے ہیں۔ اور دیگر معزز ناظرین سے عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا دیا ہوا نہایت ہی نامکمل اقتباس اور مولوی محمد علی صاحب کی تنقید پڑھیں۔ پھر پڑھیں۔ پھر پڑھیں اور خدا کے خوف سے کام لیتے ہوئے پڑھیں۔ اور بتائیں کہ آیا مولوی صاحب کی تنقید دیانتداری سے کی ہوئی ہے۔ یا یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس سے صریح دھوکا دہی ظاہر ہوتی ہے۔ کیا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کہیں یہ فرمایا ہے۔ کہ میرے ہاتھ میں ایسے گُر ہیں کہ میرے مرید میری باتوں پر اگر عمل کریں تو صحابہ کا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ یا کہیں یہ فرمایا ہے۔ کہ میری باتوں پر عمل کر کے تم لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز بن سکتے ہو۔ اگر نہیں فرمایا اور یقیناً نہیں فرمایا۔ تو کیا یہ دھوکہ اور بد دیانتی نہیں کہ وہ باتیں منسوب کی جائیں۔ جو حضور نے ہرگز نہیں فرمائیں۔ حضور نے تو صریح طور پر فرمایا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھ کر سیکھا۔ ان امور پر عمل کر کے ہمیں صحابہ کا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اور یہ جو فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان تمام باتوں کو ہم پر کھول دیا ہے۔ اور اس کی حقیقت ہمیں سمجھا دی ہے۔ اس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو علم اور فہم قرآن کریم عطا فرما کر ان تمام باتوں کو کھول دیا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو سکھاتے تھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اِن امور کی تشریح جن پر عمل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ اپنے خطبہ جمعہ میں نہایت وضاحت سے کر دی ہے۔ مگر وہ جو تاریکیوں میں مبتلا ہیں وہ نہیں سمجھتے۔

صحابی کی تعریف

حضور فرماتے ہیں۔ "جب تک سارے معاملات میں کوئی شخص اعلےٰ نمونہ پیش نہ کر رہا ہو۔ وہ کامل مومن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کامل مومن نہیں کہلا سکتا تو صحابی کس طرح کہلا سکتا ہے۔ صحابی ایک روحانی درجے کا نام ہے۔ صحابی وہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں بیٹھا اور جس نے اپنے دین کے سارے حصوں کو مکمل کر لیا پس صحابی وہ ہے۔ کہ جس سے اگر جان کی قربانی کا سوال ہو۔ تو وہ اس کے لئے تیار ہو۔ اگر مال کی قربانی کا سوال ہو۔ تو وہ اس کے لئے تیار ہو۔ اگر وقت کی قربانی کا سوال ہو۔ تو وہ اس کے لئے تیار ہو۔ اگر جذبات کی قربانی کا سوال ہو۔ تو وہ اس کے لئے تیار ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہؓ کو دیکھ لو۔ انہوں نے کس طرح رات اور دن قربانیاں کیں اور اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو قربان کر دیا۔ . . . . اس بات پر خوش مت ہو۔ کہ تمہارے لئے صحابیت کا دروازہ آج بھی کھلا ہے۔ دروازہ کا کھلنا تمہارے لئے عمل کا موجب ہونا چاہئے . . . . . پس یہ مقام تمہیں مل تو سکتا ہے۔ مگر ملیگا قربانیوں کے بعد ہی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انہی قربانیوں کے بعد جو صحابہ نے کیں۔ اور جن کا ذکر سن کر آج بھی انسانی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔"

نیز فرمایا:۔ "اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلئے بھیجا تھا کہ آپ اعلیٰ سے اعلیٰ کمالات کے دروازے لوگوں کے لئے کھول دیں جو آپ کے زمانے کیلئے ہی مخصوص نہ ہوں۔ بلکہ قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے کھلے رہیں ...... تو کیا نادان اور احمق ہے وہ انسان جو کہتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام برکات پہلے لوگوں پر ہی ختم ہو چکیں۔ اب کوئی انسان وہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ جو پہلے لوگوں نے حاصل کیا۔ یہ تو ایسے گندے اور ناپاک خیالات ہیں کہ قرآن اور اسلام ان کو ایک منٹ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سارے زمانوں کے لئے ہیں۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سارے زمانوں کے لئے ہیں تو برکات کا دروازہ اگلے لوگوں کے لئے بھی کھلا ہونا چاہیئے"

اس قدر وضاحت سے بیان فرماتے ہوئے خطبہ پر مولوی محمد علی صاحب کی صریح خلاف دیانت تنقید سے بڑھ کر فریب کاری اور کیا ہو سکتی ہے کہ غیر مبایعین حضرات جن کو خوش کرنے کے لئے مولوی محمد علی صاحب نے یہ طریق اختیار کیا۔ خدا کے خوف سے کام لیتے ہوئے اپنے حضرت امیر ایدہ اللہ سے دریافت کریں گے کہ کیوں انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف صریح غلط باتیں منسوب کیں۔

رسول کریم کی ہتک کا ناپاک الزام

صحابہ کے مقام کو حاصل کرنے یا بعض صحابہ سے بلند تر مقام حاصل کر سکنے میں مولوی محمد علی صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک بیان کی ہے اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"تم کہتے تو یہ ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اپنے ساتھ تمام انوار لائے۔ مگر دوسری طرف تم اسی منہ سے یہ بھی کہہ رہے ہو کہ اب تمام برکتیں ختم ہو چکیں تمام فیضان بند ہو چکے۔ اب کوئی شخص وہ مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ جو پہلے لوگوں کو ملا۔ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کو ملا۔ گویا اسلام کا چشمہ نعوذ باللہ خشک ہو گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان نعوذ باللہ ختم ہو گیا ہے۔ قرآن کریم کا زندگی بخش اثر نعوذ باللہ جاتا رہا ہے۔ اب خواہ لاکھ کوشش کرو تمہیں وہ برکات کبھی نہیں مل سکتیں ...... یہ تو ایسی گندی اور متعفن اور بدبودار تعلیم ہے کہ اسے اٹھا کر میلے کے ڈھیر پر پھینک دیا جائے۔ بجائے اسکے کہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں اسکو جگہ دی جائے"

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات

اب دیکھیئے حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں کیا فرماتے ہیں:۔ "در حقیقت مجھے اس قوم (شیعہ) کی بدقسمتی پر رونا آتا ہے ...... کہ بجز چند اشخاص اہل بیت کے قرب الٰہی کا دروازہ قیامت تک سب پر بند سمجھتے ہیں۔ اور نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور تعلیم کرتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور اس کے یہ معنے ہیں کہ یا الٰہی قرب اور محبت اور معرفت کا ہمیں وہ راہ عنایت کر جو تو نے تمام نبیوں اور مقدسوں اور معصوموں کو عنایت فرمایا ہے۔ پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ میں بخل نہیں۔ پس جب انسان ظلی طور پر نبیوں کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے تو اس کو اہل بیت یا امام حسین کے مرتبہ تک پہنچنے سے کونسی بات سد راہ ہے۔ اگر ایسا ہے قرب اور محبت اور معرفت کے کھلے نمونے اور صرف حضرت علی یا امام حسین یا چند دوسرے اہل بیت پر کمالات ختم ہو کر آئندہ کو محکم قفل ان پر لگ جاتا۔ تو اس صورت میں اسلام اسلام نہ تھا۔ اور صراط الذین انعمت علیھم عبث ہو جاتا۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے بخل نہیں رکھتا۔ جو ڈھونڈے گا پائے گا۔ اس قوم میں کتنے علی اور کتنے حسین ہیں۔ کون گن سکتا ہے" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ پیغام صلح ۲۸ر فروری ۱۹۱۷ء)

جناب مولوی محمد علی صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز بننے کے الفاظ پر بہت آپے سے باہر ہو گئے اور بہت لعنتیں ڈالی ہیں۔ جو ان کی اپنی کم فہمی اور بغض پر دال ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں:۔ "میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ہم نیکی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل اور فیوض کی حد بندی کرتے ہیں کہ اب وہ ختم ہو گئے ہیں۔ اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے۔ اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ پر جو اس نے بتائی ہے چلے۔ وہ محروم نہیں رہ سکتا ...... اگر یہ مان لیا جائے کہ بس اب خدا کی برکات کا دروازہ بند ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کو بانو بخیل ماننا پڑے گا۔ اور یا یہ کہنا پڑے گا کہ خاتمہ ہو گیا مگر سبحان ربی۔ وہ اس قسم کے نقصوں سے پاک ہے۔ ...... یہ بڑی غلطی ہے۔ جو مسلمانوں میں پھیل گئی ہے حالانکہ یہی تو اسلام کا حسن اور خوبی تھی۔ کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بتازہ ہمیشہ مل سکتے ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابران امت کا یہی مذہب ہے۔ بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کامل متبع ہوتا ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ رکھتا ہو۔ اور حقیقت میں یہ بات صحیح بھی ہے"

بالآخر فرمایا:۔ "جو کہتا ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ پر بخل کی تہمت لگاتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوب الٰہی تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتائی ہے" (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ۔ پیغام صلح مورخہ ۹ جون ۱۹۱۸ء)

میں نے ان ملفوظات کے حوالے پیغام صلح سے ہی دیئے ہیں تا مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء پر حجت تمام ہو جائے کہ جو کچھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ کے عین مطابق ہے اور برخلاف اس کے مولوی محمد علی صاحب کی تنقید کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض کی حد بندی کرتی ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کلمہ کفر فرماتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا اپنا عقیدہ

ممکن ہے جناب مولوی صاحب یا ان کے رفقاء یہ کہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس نکتہ کو نہیں سمجھے جو مولوی صاحب سمجھے ہیں۔ اگرچہ ایسا کہنا حد درجہ کی حماقت ہوگی۔ تاہم مولوی صاحب پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں ان کے اپنے فرمائے ہوئے خطبات میں سے ثابت کرتا ہوں کہ ان کا اپنا عقیدہ بھی وہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ حوالجات ذیل میں درج کرتے ہوئے مولوی صاحب سے عقیدت رکھنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مولوی صاحب سے مطالبہ کریں کہ جبکہ ان کا اپنا عقیدہ اس کے برعکس ہے۔ تو وہ کیوں دھوکا دہی سے کام لیتے ہوئے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں۔ حوالہ جات یہ ہیں:۔

(۱) "آنحضرت صلعم کے اخلاق سے قرآن بھرا پڑا ہے کیا مطلب کہ قرآن کریم کے اندر جو اعلیٰ سے اعلیٰ نقشے اخلاق کے کھینچے گئے ہیں کہ ایسی استقامت دکھاؤ ایسا صبر دکھاؤ۔ ایسی راستبازی دکھاؤ۔ ایسا تقویٰ دکھاؤ ...... وغیرہ ذالک۔ وہ درحقیقت ذات پاک نبوی کے ہی اخلاق فاضلہ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اسی طرح مومنوں کا نقشہ قرآن نے کھینچا ہے۔ وہ کوئی فرضی نقشہ نہیں۔ بلکہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات کو ہی بیان فرما دیا ہے ...... مثلاً یہ جو صفات آتی ہیں قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون ...... الخ یہ بھی کوئی فرضی نقشہ نہیں۔ یہ مومن فلاح پا گئے ...... یہ تمامتر مومنوں کا ہی نقشہ ہے۔ کن مومنوں کا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جو آپکے صحابہ کہلاتے ہیں۔ اگر وہ ویسے کسی کی سمجھ میں نہ آئے تو یوں سمجھ لے کہ فرمایا قد افلح المومنون جن جن مومنوں کے اندر یہ صفات ہوں وہ کامیاب ہونگے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کامیاب ہوئے" (خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ر مئی ۱۹۱۷ء)

مندرجہ بالا حوالہ میں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں کیا فرق ہے۔ حضور نے فرمایا:۔ "جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ نے آپ کی صحبت میں بیٹھ کر سیکھا۔ خدا تعالیٰ نے ان تمام باتوں کو پھیر کھول دیا ہے۔ اس کی حقیقت اس نے ہمیں سمجھا دی ہے۔ اور ان تمام امور پر عمل کرکے یقیناً ہمیں صحابہ کا مقام حاصل ہو سکتا ہے" پس ان الفاظ پر مخالفانہ تنقید یقیناً دھوکا اور بددیانتی ہے۔

(۲) "اگر سارے قرآن کو اپنے اوپر نازل کرنا چاہتے ہو۔ تو اس سارے پر عمل کرو۔ ساری بیماریوں کو اپنے اندر سے دور کرو۔ پھر تم پر بھی قرآن کا نزول صادق آئے گا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کی رحمت کی بارش تم پر اترے۔ کوشش کرو اور اسے اپنے اوپر نازل کر لو" (خطبہ جمعہ ۱۶ر مارچ ۱۹۱۷ء)

قرآن کریم کا نزول حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ اب اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکی نسبت یہ کہا جا سکے کہ اس پر قرآن کا نزول صادق آتا ہے تو کیا اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کہنا درست نہ ہوگا؟

(۳) "بعض وہ لوگ بھی دنیا میں ہیں کہ ان کے پیرو ؤں نے ان کو اپنا خدا سمجھ لیا۔ تو ایسی حالت میں وہ کیونکر ان کے نمونہ پر چلنے اور اس حد تک پہنچنے کی کوشش کر سکتے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے سے کہ انما انا بشر مثلکم۔ میں تو تمہارے جیسا ایک انسان ہوں۔ کس قدر قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے اندر جب وہ بے نظیر انسان بھی ہمارے جیسا انسان ہی ہے تو گویا وہ انسانیت کا اعلیٰ مرتبہ اور شرف ہے جس کو اس کا پیرو حاصل نہیں کر سکتا۔ کسی اعلیٰ مقصد کے سامنے رکھنے جب تک اس تک پہنچنا ممکن نہ ہو کوئی فائدہ نہیں ...... اگر ہمارے سامنے ایک اعلیٰ مقصد رکھا جائے۔ اور دوسری طرف یہ بھی بتا دیا جائے کہ تم اس حد تک نہیں پہنچ سکتے تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا یکساں برابر ہے ...... محمد رسول اللہ صلعم کو ایک طرف تو نمونہ بنایا ہے اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق کا اور پھر یہ نہیں کہ وہ کوئی انسانوں سے بڑھ کر مخلوق ہیں بلکہ تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی قویٰ دیئے ہیں۔ وہی طاقتیں دی ہیں۔ جن سے آپ کام لیا کرتے تھے" (خطبہ جمعہ ۲ر فروری ۱۹۱۷ء)

میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء۔ پیغام صلح۔ اور دیگران مسلم اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان سے جنہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کے خلاف تنقیدی نوٹ لکھے ہیں۔ درخواست کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا خطبہ کے الفاظ کو پڑھیں۔ پھر پڑھیں۔ پھر پڑھیں اور خدا کے خوف سے کام لیتے ہوئے پڑھیں۔ کیا ان سے صریح طور پر واضح نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوائے ...

[illegible]

"انسانیت کا اعلیٰ ترین مرتبہ اور شرف حاصل ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ بھی کہدیا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہیں۔ ان تک پہنچنا بھی ممکن ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب کو ایسے ہی قویٰ دیئے۔ وہی طاقتیں دیں جن سے آپ کام لیا کرتے تھے۔ جناب مولوی صاحب نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ر ستمبر ۱۹۴۴ء میں فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلعم سے برابر ہونے کا خیال ایک ناپاک خیال ہے۔ مگر خطبہ جمعہ مورخہ ۲ر فروری ۱۹۱۷ء میں فرماتے ہیں کہ انسان [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

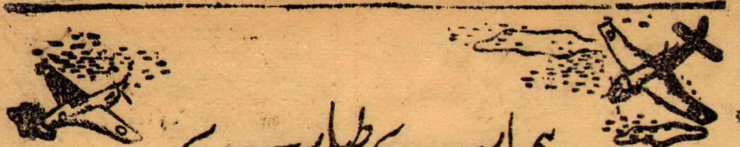

ہمارے طیارے کوھیما اور کابا پر

"آج ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے علاقے پر اڑ کر ہزاروں پونڈ وزن کے بم گرائے اور دشمن کی چوکیوں قلعہ بندیوں اور فوج کے جمگھٹوں کو نشانہ بنایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

یہ ایک مثالی اعلان ہے اور اس کی ذیل میں ہمارے ہندوستانی ہوابازوں کی کارگذاریوں اور بہادرانہ کارناموں کا بیان ہوتا ہے۔ جنہوں نے ان توقعات کو پورا کر دکھایا جو ہم نے ان سے قائم کی تھیں۔ دنیا کے بدترین موسم اور نا موافق علاقے میں ہوا اور زمین دونوں پر انہوں نے جس حوصلے، مہارت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیا اس پر وہ تمام لوگ عش عش کرتے ہیں جو ان سے واقف ہیں اور جنہوں نے ان کی کارگذاریاں دیکھی ہیں۔

آج ہندوستانی ہوائی بیڑے کے دیکھ بھال کے زبردست دستے اراکان اور برما میں دشمن کے مقبوضہ علاقے پر کارروائیاں کر رہے ہیں۔

ان کے جہاز کوھیما پر بھی اڑتے اور کابا پر بھی آج وہ برما پر اڑ رہے ہیں۔ ان کے "ہریکین" اور "وُلٹی وینجنس" جاپانیوں پر تہر ڈھا رہے ہیں۔

ہندوستان کو انڈین ایرفورس کے جوانوں پر فخر ہے جنہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ

ہم جاپانیوں کو ہرا سکتے ہیں۔ اور ہرا رہے ہیں

قومی جنگی محاذ نے شائع کیا

AAA 1906

Digitized By Khilafat Library Rabwah

باجلاس جناب صاحب سینئر سب جج بہادر جالندھر

بمقدمہ مرزا محمد صدیق بنام مسمات بسم اللہ

نمبر مقدمہ ۱۲۱ بابت ۱۹۴۴ء اشتہار برائے اختصار عذر داران۔

مقدمہ بمراد حصول سارٹیفکیٹ جانشینی ترکہ مرزا غلام عیسیٰ متوفی۔ از جانب مرزا محمد صدیق ولد حاجی غلام عیسیٰ۔ محمد اکرم ولد مرزا محمد سرور محمد اصغر ولد مرزا محمد سرور۔ محمد ارشد نابالغ ولد مرزا محمد سرور بولایت محمد اکرم۔ محمد اعظم نابالغ ولد مرزا محمد سرور بولایت محمد اکرم ذات مغل ساکنان جالندھر چھاؤنی کلایو روڈ

مقدمہ ہذا میں مرزا محمد صدیق وغیرہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کو سارٹیفکیٹ ترکہ مرزا غلام عیسیٰ عطا کیا جاوے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جس شخص کو سائلان کے سارٹیفکیٹ ملنے میں کچھ عذر ہووے۔ تو بتاریخ ۱۷/۱۱/۴۴ حاضر عدالت ہذا ہو کر عذر پیش کرے۔ ورنہ عدم حاضری میں حکم مناسب ہوگا۔ تحریر ۲۶/۱۰/۴۴

(مہر عدالت) دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰

بعدالت جناب چودھری اعظم علی صاحب بی اے آنرز۔ ایل ایل بی۔ پی۔ سی۔ ایس۔ سب جج بہادر درجہ اول گجرات۔

نمبر مقدمہ ۲۸۵ ۱۹۴۳ء
نمبر ۱۹۴۳ء

پرمانند ولد گوکل چند و متولی قائم مقام دیال شاہ ولد پرمانند سکنہ جلال پور جٹاں ڈگریدار۔

بنام علی احمد ولد محمد علی قوم جٹ سکنہ خلاص گڑھ حال مستری کراچی صدر معرفت پی۔ الیف پرارہ بیکری کراچی صدر۔ مدیون۔

مطالبہ ۱۰۳/۱۵/۶ روپے

بنام علی احمد ولد محمد علی جٹ سکنہ خلاص گڑھ حال مستری کراچی صدر معرفت۔ پی۔ الیف۔ پرارہ بیکری کراچی صدر

مقدمہ مندرجہ بالا میں رپورٹ و بیان حلفی پیادگان سے پایا جاتا ہے کہ مدیون دانستہ تعمیل نوٹس ہائے سے گریز کرتا ہے۔ لہذا مدیون کے نام اشتہار حسب آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدیون ۱۱/۱۱/۴۴ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرے گا۔ تو خلاف اسکے کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر ۱۹۴۴ء بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض۔ سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو "سرمہ ممیرا خاص" استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عہ/ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

وہاں بھی وہ موجود تھے

سکھ نائک کی بہادری

ضلع منٹگمری کے ایک سکھ جاٹ نائک گلزار سنگھ نے مونگڈا بتھیڈانگ روڈ کے قریب رسد پہنچانے میں تین بار اپنی بہادری کا ثبوت دیا۔

پہلی مرتبہ ایسا ہوا۔ کہ دو سامان کی گاڑیاں ایک کھلی جگہ دلدل میں پھنس گئیں۔ دشمن کی گولہ باری کی زد میں ہونے کے باوجود اس نے ان گاڑیوں کو اپنی گاڑی سے باندھ کر کھینچا۔ ایک اور موقع پر اس نائک کی اپنی گاڑی پر کئی جگہ نشانہ لگا۔ اور وہ خود بھی خفیف طور پر زخمی ہو گیا...... مگر آخر گاڑی کو واپس لے ہی آیا۔ تیسرے موقعہ پر گاڑی خالی کی جا رہی تھی۔ کہ جاپانیوں نے اس پر گولہ باری شروع کر دی۔ خطرے کے باوجود نائک گلزار سنگھ نے اسے چلا دیا۔ جب یہ روانہ ہوئی۔ تو جاپانیوں کا ایک گولہ ٹھیک اس گاڑی پر آ کر لگا۔ مگر خوش قسمتی سے گاڑی چلتی رہی۔ نائک صاف بچ گیا۔ اور گاڑی کو لے کر صحیح سلامت واپس آ گیا۔

شاید نائک گلزار سنگھ سمجھتا ہے۔ کہ یہ تو اس کا روز کا کام ہی ہے۔ مگر اسکی خاموش بہادرانہ کارگزاریوں سے فتح اور تھوڑی سی قریب آ گئی ہے۔

آپ بھی اس کے حاصل کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق اپنے علاقے کے بھرتی دفتر سے پوچھئے۔

15.

335

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۵ نومبر۔ سندھ گورنمنٹ نے امن عامہ برقرار رکھنے کے لئے ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت حکم جاری کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی کوئی کاپی اس وقت تک چھاپی یا شائع نہ کی جائے۔ جب تک چودھویں باب کو حذف نہیں کیا جاتا۔

نئی دہلی ۵ نومبر۔ سنٹرل اسمبلی نے ۷ا کے مقابلے میں تیس کی آراء سے سر محمد یاسین (مسلم لیگ) کا یہ ریزولیوشن مسترد کر دیا۔ کہ نئی دہلی میں مسجدوں کی مرمت اور حفاظت کے لئے مناسب قدم اٹھایا جائے۔ جن بنگلوں کے احاطوں میں مسجدیں واقع ہیں۔ وہاں صرف مسلمان افسروں کو ہی رکھا جائے۔

لندن۔ ۵ نومبر۔ اٹلی میں اتحادیوں کے حملے کا مقابلہ کرتے ہوئے فیلڈ مارشل کیسلرنگ کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

پٹیالہ۔ ۵ نومبر۔ مہاراجہ پٹیالہ اٹلی اور مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے کے بعد واپس تشریف لے آئے۔ آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

نیویارک ۵ نومبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ جاپان کے خلاف پیشقدمی کا پروگرام چند ماہ پہلے شروع ہو گیا ہے۔ ہم یورپ کی جنگ موسم سرما میں بھی سرد نہیں پڑنے دیں گے۔ بلکہ جارحانہ حملے کرتے ہوئے برلن تک پہنچ جائیں گے۔

لاہور ۵ نومبر۔ حاجی لق لق مدیر "زمیندار" کو شراب پی کر مستی اور دنگہ فساد کرنے کے الزام میں نولکھا پولیس نے گرفتار کیا۔ رات کو نصف شب کے بعد ضمانت پر رہا کیا گیا۔ تاریخ سماعت ۱۲ر نومبر مقرر ہوئی۔ (شہباز)

لندن ۵ نومبر۔ سرخ فوجیں اس وقت ناروے سے یوگوسلافیہ اور بلغاریہ تک ۹ غیر ممالک میں جنگ کر رہی ہیں۔

راجکوٹ ۵ نومبر۔ لاپٹ پور میں ایک مردہ کو جلانے کیلئے چتا پر رکھا گیا۔ مگر وہ ہلنے لگا۔ جس پر اس کا علاج کیا گیا۔ اور وہ اچھا ہو گیا۔

دمشق ۵ نومبر۔ اعلان بالفور کی سالگرہ پر یہاں صیہونیت کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ دیگر عرب ممالک میں بھی اسی قسم کے مظاہرے ہوئے۔

بیروت ۵ نومبر۔ افغانستان نے بھی لبنان کی آزادی تسلیم کر لی ہے۔ اب صرف ترکی اور ایران ایسے اسلامی ملک رہ گئے ہیں۔ جنہوں نے ابھی لبنان کی آزادی تسلیم نہیں کی۔

لندن ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ یکم اگست سے لیکر اس وقت تک مغربی محاذ پر ایک لاکھ ۳ ہزار جرمن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

لندن ۵ نومبر۔ جرمنی میں ۱۳ سالہ لڑکیوں کو گوریلا جنگ کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہٹلر چاہتا ہے۔ کہ سارے جرمنی پر حملہ سے پہلے خفیہ فوج تیار کی جائے۔

نئی دہلی۔ ۵ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے ہندوستان میں غیر ہندوستانی نسل کے جنوبی افریقہ کے باشندوں پر وہی پابندیاں لگا دی ہیں۔ جو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں پر لگائی گئی ہیں۔ یہ پابندیاں جائیداد کی خرید اور فروخت کے سلسلے میں ہیں۔ اور نٹال اور ٹرانسوال کے صوبوں پر لگائی گئی ہیں۔ جہاں ہندوستانیوں پر بھی پابندیاں موجود ہیں۔ اعلان میں مزید درج ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کے ناپسندیدہ رویہ کا مقابلہ کرنے کیلئے ہندوستان کی یہ پہلی جوابی کارروائی ہے۔

لندن ۵ نومبر۔ بحیرہ روم کے اتحادی ہیڈکوارٹر سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آٹھویں فوج نے اٹلی میں جو مصنوعی چاند کی روشنی پیدا کر دی ہے۔ اس سے جرمن سخت پریشان ہیں۔ اور وہ اتحادیوں کی کامیابی میں اس مصنوعی چاند کی روشنی میں کافی ہاتھ بتلا رہے ہیں۔

لندن ۵ نومبر۔ ایک اخبار کے سپیشل نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ سارا یونان آزاد کرا لیا گیا ہے۔ یونان کے اڈوں سے پرواز کرنے والے اتحادی جہازوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ پسپا ہونے والے جرمنوں کا کہیں نام و نشان نہیں۔ ایک افسر نے کہا۔ اب یہ بات یقینی ہے کہ یونان سے تمام جرمن نکل گئے ہیں۔

ماسکو ۵ نومبر۔ عام لوگوں کے علاوہ بڑے بڑے جرمن افسر بھی ریلوے ٹرینوں کے ذریعہ ہنگری سے وی آنا جا رہے ہیں۔

لاہور۔ ۵ نومبر۔ والسی پریذیڈنٹ آریہ سماج امرت سر نے سندھ کے وزیر اعظم کو تار دیا کہ ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے حکم کو واپس لیجئے۔ ورنہ آریہ سماجیوں کو مسلم لیگی گورنمنٹ کی اس کارروائی کی خلاف ورزی کے لئے سندھ روانہ ہونا پڑے گا۔

لاہور۔ ۵ نومبر۔ لاہور انٹی ستیارتھ پرکاش لیگل پروسیجر کمیٹی کے سیکرٹری نے وزیر اعظم سندھ کو تار بھیجا ہے۔ جس میں انہیں ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو ضبط کرنے پر مبارکباد دی گئی ہے۔ انہوں نے پنجاب بنگال آسام اور صوبہ سرحد کے وزیر اعظموں کو بھی تار بھیجے ہیں۔ جن میں ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ضبط کرنے میں سندھ گورنمنٹ کی تقلید کریں۔

لندن۔ ۵ نومبر۔ روس کی ایک زبردست ٹینکی فوج بوڈاپسٹ کی جنگ کا فیصلہ کرنے کے لئے نہایت تیز رفتاری سے شہر کی طرف آ رہی ہے۔ بیسیوں ہوائی جہاز میدان جنگ اور بوڈاپسٹ کی دیواروں پر پرواز کر رہے ہیں۔ جرمنوں کے نئے ریزرو دستوں کو اتنی تیزی کے ساتھ تتر بتر اور گرفتار کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ جرمنی سے سیدھے روس کے قیدیوں کے کیمپوں میں پہنچ رہے ہیں۔

پیرس۔ ۵ نومبر۔ ہٹلر کو امید ہے۔ کہ وہ جرمنی کی شکست کے بعد دس سال تک سمندر میں گوریلا جنگ جاری رکھے گا۔ اس امر کی اطلاعات ملی ہیں کہ ہٹلر ایک آبدوز میں سوار ہو کر جرمنی سے باہر نکل جائے گا۔ اور سمندر میں دور دراز خفیہ پناہ گاہوں سے آبدوزوں کے ذریعہ گوریلا جنگ جاری رکھے گا۔

لاہور۔ ۵ نومبر۔ لارڈ اور لیڈی ویول کل بذریعہ ہوائی جہاز لاہور پہنچے۔ گورنر پنجاب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ بعد میں ملک خضر حیات وزیر اعظم پنجاب اور مسٹر منوہر لال نے ان سے ملاقات کی۔

واشنگٹن ۵ نومبر۔ لیٹے کے جزیرہ میں امریکی فوجوں نے ایک اور حملہ شروع کر دیا ہے۔ جاپانی ارمز کی بندرگاہ پر مدد پہنچانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ مگر ناکامی پر ناکامی حاصل ہو رہی ہے۔ کارسے گا راہیں جاپانیوں نے بڑا سخت جوابی حملہ کیا۔ مگر نقصان اٹھا کر انہیں پیچھے ہٹنا پڑا۔

ماسکو ۵ نومبر۔ ہنگری کی راجدھانی بوڈاپسٹ کی لڑائی میں پانسہ روسیوں کے حق میں پلٹ رہا ہے روسیوں نے زولنوک کے اہم سٹیشن پر قبضہ کر لیا ہے

لندن ۵ نومبر۔ آخن کے بجیم میں جرمنوں نے جوابی حملہ کیا۔ اس کے نتیجہ میں ایک شہر خالی کرنا پڑا مگر بمباری کر کے اسی شہر کو برباد کر کے رکھ دیا گیا۔

ماسکو ۵ نومبر۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بوڈاپسٹ روسی توپوں کی زد میں آ چکا ہے۔ جرمنوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل سے شہر میں گولے گر رہے ہیں۔

لندن۔ ۵ نومبر۔ اٹلی میں موسم کی خرابی کی وجہ سے آٹھویں اور پانچویں فوج کے دستے گشتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ کل میڈیٹرین کے ہوائی بیڑہ کے جہازوں نے دشمن پر حملے کرنے کے لئے دو ہزار دو سو اڑانیں کیں۔

لندن۔ ۵ نومبر۔ مقدونیہ میں یوگوسلاویہ کے دستے یونان سے پیچھے ہٹنے والی جرمن فوجوں پر پے در پے حملے کر کے نقصان پہنچا رہے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۵ نومبر۔ بی نے کے جزیرے میں پی نن یان کے شہر پر امریکی جنگی ہوائی جہازوں نے نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ بی نے کے مغرب میں سیبو کے جزیرہ میں دشمن کے ۷۵ جہاز زمین پر اور دس کو ہوائی لڑائی میں تباہ کیا گیا۔

واشنگٹن۔ ۵ نومبر۔ آج بھاری امریکی بمباروں نے جاپان پر دیکھ بھال کے لئے پرواز کی۔

نئی دہلی۔ ۵ نومبر۔ حکومت ہند کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ چاندی کے روپے اور اٹھنیاں اب قانونی سرکاری سکہ نہیں۔ اس لئے ان کا جمع کرنا۔ ڈھالنا اور کم و بیش قیمت پر فروخت کرنا نہ ہی جرم ہے۔ اور نہ ہی نامناسب۔ چاندی کے سکے ان سکوں سے مراد ہے۔ جن میں ۱۱ حصے چاندی اور ایک حصہ دیگر دھاتیں ہوتی ہیں۔

لندن ۵ نومبر۔ روس نے مشینری کے لئے لورپول کی ایک کمپنی کو دس لاکھ پونڈ کا آرڈر دیا ہے۔

لندن۔ ۵ نومبر۔ برطانوی اخباروں کے ایک نامہ نگار نے سالونیکا سے لیکر یوگوسلاویہ کی سرحد تک یونانی علاقے کا دورہ کیا ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے۔ میں نے جگہ جگہ تباہی و بربادی دیکھی۔ ایک گاؤں میں تین عورتوں اور ۲ بچوں کے سوا کوئی شخص موجود نہیں۔ اور گاؤں کا گاؤں نذر آتش ہو چکا ہے۔ عورتوں نے مجھے بتایا۔ کہ جرمنوں نے گاؤں کے باقی ماندہ سارے

دانتوں کے جملہ امراض پائیوریا۔ گوشت خورہ کا کامیاب علاج

قیمت فی شیشی کلاں ۸ عہ

پائیروزون

ایجنٹس قادیان: دار الفضل میڈیکل ہال / نسیم میڈیکل ہال

ویدک فارمیسی جالندھر کینٹ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مضبوط پائیدار اور خوشنما آرگس کمپنی قادیان کے گوریلا مارکہ تالے خریدیئے

ہول سیل ریٹ -/32 روپے فی درجن

سول ایجنٹ فار انڈیا:- آرگس کو پوسٹ بکس نمبر 190 دہلی

Digitized By Khilafat Library Rabwah